کیسے کیسے چہرے!

قرآن کی روشنی میں

ڈاکٹر محمد ہمایوں یعقوب

کہتے ہیں کہ چہرہ دل کا آئینہ ہوتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کسی کا چہرہ اُترا ہوا ہے، کسی کا بگڑا ہوا ہے، کسی کا چہرہ تمتا رہا ہے تو کسی کے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی ہیں۔ کسی کے چہرے کا رنگ سرخ ہے تو کسی کا زرد وغیرہ۔ انسانی چہرے صرف اس دنیا میں ہی بدلتے رنگوں اور کیفیات کے ساتھ نہ ہوں گے بلکہ آخرت میں بھی اس طرح کے مناظر دکھائی دیں گے۔ اس کی منظرکشی قرآنِ پاک میں جگہ جگہ کی گئی ہے۔

نیکوکاروں کے چہرے

وَ اَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (اٰل عمرٰن ۳:۱۰۷) رہے وہ لوگ جن کے چہرے روشن ہوں گے تو ان کو اللہ کے دامنِ رحمت میں جگہ ملے گی اور ہمیشہ وہ اسی حالت میں رہیں گے۔

یہ بھی فرمایا گیا: یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ (اٰل عمرٰن ۳:۱۰۶) ''کچھ لوگ سرخ رو ہوں گے''۔

کہیں فرمایا گیا کہ وُجُوْهٌ یَّوْمَىِٕذٍ نَّاعِمَةٌ ○ لِّسَعْیِهَا رَاضِیَةٌ ○ (الغاشیہ ۸۸:۸-۹) ''کچھ چہرے اس روز بارونق ہوں گے اپنی کارگزاری پر خوش ہوں گے''۔ اسی طرح ایمان والوں کے چہروں کا حال دنیا میں بھی بیان کیا گیا کہ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ (الفتح ۴۸:۲۹) ''سجود کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں جن سے وہ الگ پہچانے جاتے ہیں''۔

صاحبِ ایمان لوگوں کے چہروں کا حال قیامت کے روز کیا ہوگا؟ یہ منظر بھی دیکھ لیں: تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْھِھِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ○(المطففین ۸۳:۲۴) ’’ان کے چہروں پر تم خوش حالی کی رونق محسوس کرو گے‘‘۔ گویا ایمان داروں کے چہرے ان کی دلی کیفیات کا مظہر ہوں گے۔ اس کا اثر ان کے پُررونق اور چمکتے دمکتے چہروں سے خوب خوب عیاں ہوگا۔

مجرمین کے چہرے

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْھُھُمْ قف اَکَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ ○ (اٰل عمرٰن ۳:۱۰۶) جن کا منہ کالا ہوگا (ان سے کہا جائے گا کہ) نعمت پانے کے بعد تم نے کافرانہ رویہ اختیار کیا۔ اچھا! اس کفرانِ نعمت کے صلے میں عذاب کا مزا چکھو۔

یعنی کفار و مجرمین کے چہروں سے جہالت و گمراہی کی سیاہی ٹپک رہی ہوگی اور ہیبت و دبدبے کی وجہ سے ان کی رنگت اُڑی جا رہی ہوگی۔ چنانچہ فرمایا گیا: کَاَنَّمَآ اُغْشِیَتْ وُجُوْھُھُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّیْلِ مُظْلِمًا ط (یونس ۱۰:۲۷) ’’ان کے چہروں پر ایسی تاریکی چھائی ہوگی جیسے رات کے سیاہ پردے ان پر پڑے ہوئے ہیں‘‘۔ اسی طرح فرمایا گیا کہ: وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَی الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلَی اللّٰہِ وُجُوْھُھُمْ مُّسْوَدَّةٌ ط (الزمر ۳۹:۶۰) ’’آج جن لوگوں نے خدا پر جھوٹ باندھے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے‘‘۔

عذاب کو دیکھ کر چہرے کے تاثرات

منکرینِ حق جب روزِ قیامت عذاب کو دیکھ لیں گے، انھیں اپنی شامت صاف دکھائی دینے لگے گی اور پھر ان کے چہرے بھی ان کی دلی کیفیت کی چغلی کھا رہے ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے کہ دنیا میں وہ بڑے بڑے عہدوں پر فائز، بڑی بڑی جاگیروں کے مالک، سونے کا چمچ منہ میں لے کر پیدا ہوئے۔ عیش و عشرت میں پلے بڑھے۔ یہی مال و دولت، عیش و عشرت ان کے قبولِ حق کی راہ میں دیوار ثابت ہوا۔ آخرت میں جب دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی انھیں صاف دکھائی دے گا تو چہرے بھی عجیب منظر پیش کر رہے ہوں گے۔

آیئے ان چہروں کا حال جاننے کے لیے قرآنِ حکیم کی ورق گردانی کیجیے۔ فرمایا گیا:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ○ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ○ (الغاشیہ۸۸:۲-۳) ''کچھ چہرے اس روز خوف زدہ ہوں گے، سخت مشقت کر رہے ہوں گے، تھکے جاتے ہوں گے''۔ اسی طرح فرمایا گیا: وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۢ بَاسِرَةٌ ○ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ○ (القیامۃ۷۵:۲۴-۲۵) ''اور کچھ چہرے اُداس ہوں گے اور سمجھ رہے ہوں گے کہ اُن کے ساتھ کمر توڑ برتاؤ ہونے والا ہے''۔ مزید تشریح کرتے ہوئے بتایا گیا کہ: فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (الملک۶۷:۲۷) ''پھر جب یہ اس چیز کو قریب دیکھ لیں گے تو ان سب لوگوں کے چہرے بگڑ جائیں گے''۔ یہ حالت ان کی دنیا میں بھی ہوتی تھی۔ جب وہ کلامِ پاک سنتے تھے، بجائے اس کے کہ وہ اس سے نصیحت قبول کریں اُلٹا وہ ان کے لیے گراں ثابت ہوتا تھا۔ چنانچہ فرمایا گیا: وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۭ (الحج ۲۲:۷۲) ''اور جب ان کو ہماری صاف صاف آیات سنائی جاتی ہیں تو تم دیکھتے ہو کہ منکرین حق کے چہرے بگڑنے لگتے ہیں''۔

اب آخرت میں محض ان کے چہرے ہی خوف زدہ نہیں ہوں گے بلکہ خوف و ہراس اور ہذیان کی عجیب کیفیت ہوگی جس کا عبرت ناک منظر اس آیت مبارکہ میں دکھائی دیتا ہے کہ:

لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ○ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَاۗءٌ ۭ (ابراهیم ۱۴:۴۳) اس دن جب یہ حال ہوگا کہ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی ہیں، سر اُٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہیں، نظریں اُوپر جمی ہیں اور دل اڑے جاتے ہیں۔

دنیا میں منکرین کے چہرے

قرآنِ حکیم منکرین کے چہروں کا حال بھی بیان کرتا ہے جو حق کی صدا اور نیکی کی پکار سن کر بگڑنے لگتے ہیں اور قرآن کی باتیں ان کی طبع نازک پر گراں گزرتی ہیں۔ اس حالت کا جو نقشہ سورۂ حج کی آیت ۷۲ میں کھینچا گیا ہے وہ اُوپر گزر چکا ہے۔ دیگر مقامات پر بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے:

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ○ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ○ (ص۳۸:۶۷-۶۸) ان سے کہو یہ

ایک بڑی خبر ہے جس کو سن کر تم منہ پھیرتے ہو۔

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ○ (المدثر ۷۴:۴۹) آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اس نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں۔

اسی منہ پھیرنے اور حق سے انکار کی سزا تو جہنم ہے جس کا ذکر یوں کیا گیا ہے کہ: لَا يَصْلٰهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ○ الَّذِىْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى (اللیل : ۹۲:۱۵-۱۶) ''اس میں نہیں جھلسے گا مگر وہ انتہائی بدبخت جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا''۔ یہ بھی فرمایا گیا: فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ (المدثر ۷۴:۴۹) ''آخر ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ یہ اس نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں''۔

ان چہروں کا کچھ بھی عبرت ناک انجام ہوسکتا ہے جیسا کہ فرمایا گیا کہ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ○ (الدھر ۷۶:۲۸) ''اور ہم جب چاہیں ان کی شکلوں کو بدل کر رکھ دیں''۔ آخرت میں ایسے بدبخت چہرے ہی الم ناک اور رُسوا کن عذاب سے دوچار ہوں گے۔

بدبخت چہروں کا عبرت ناک انجام

عذاب النار تو ہے ہی سخت ترین اور دُکھ دینے والا عذاب۔ قیامت کے دن جب جسم کے دیگر اعضا اس بدترین عذاب میں مبتلا ہوں گے تو چہرے بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکیں گے۔ چنانچہ فرمایا گیا کہ: تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ○ (المومنون ۲۳:۱۰۴) ''آگ ان کے چہروں کی کھال چاٹ جائے گی اور ان کے جبڑے باہر نکل آئیں گے''۔ گویا جس طرح جانور کی سری آگ پر جھلسائی جاتی ہے اس طرح ان لوگوں کے چہرے آگ کے سپرد کیے جائیں گے، حتیٰ کہ گوشت گل کر جبڑے سامنے اُبھر آئیں گے۔ اسی طرح فرمایا گیا:

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ○ (احزاب ۳۳:۶۶) جس روز ان کے چہرے آگ پر اُلٹ پلٹ کیے جائیں گے اس وقت وہ کہیں گے کہ کاش ہم نے اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کی ہوتی۔

اور یہ حال ان کا اس لیے ہوگا کہ انھوں نے دنیا میں نیکیوں کے بجائے بُرائیاں ہی کمائی ہوں گی۔ چنانچہ فرمایا گیا:

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ ط (النمل ۲۷:۹۰) اور جو برائی لیے ہوئے آئے گا ایسے سب لوگ اوندھے منہ آگ میں پھینکے جائیں گے۔

اور یہی نہیں بلکہ ان کی پیٹھیں بھی عذاب کا شکار ہوں گی۔ لَا يَكُفُّونَ عَنْ وُجُوهِهِمُ النَّارَ (الانبیاء ۲۱:۳۹) ''جب کہ یہ نہ اپنے منہ آگ سے بچا سکیں گے نہ پیٹھیں''۔ چہروں کو صرف آگ کا سامنا ہی نہیں کرنا ہوگا بلکہ عذاب کی دیگر صورتیں بھی ہوں گی: أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط (الزمر ۳۹:۲۴) ''اب اس شخص کی بدحالی کا تم کیا اندازہ کر سکتے ہو جو قیامت کے روز عذاب کی سخت مار اپنے منہ پر لے گا''۔ اور اس عذاب کی صورت کا نقشہ بھی یوں کھینچا گیا ہے کہ: فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ (محمد ۴۷:۲۷) ''پھر اس وقت کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روحیں قبض کریں گے اور ان کے منہ اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے انھیں لے جائیں گے''۔

پھر آگ کا عذاب اس پر مستزاد ہوگا اور ذلت آمیز طریقے سے انھیں آگ کے سپرد کیا جائے گا۔ چنانچہ فرمایا گیا: يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ط ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ (القمر ۵۴:۴۸) ''جس روز یہ منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے اس روز ان سے کہا جائے گا اب چکھو جہنم کی لپٹ کا مزا''۔

چہرہ اندرونی کیفیت کا عکاس

انسانی چہرہ دل کی اندرونی کیفیت کی واضح عکاسی کرتا ہے اور دل کا چور آشکارا کر دیتا ہے، چاہے وہ اپنے جذبات و احساسات کو کتنا ہی دباتا پھرے۔ چنانچہ کہا گیا کہ: يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ۝ (الرحمٰن ۵۵:۴۱) ''مجرمین وہاں اپنے چہرے سے پہچان لیے جائیں گے اور انھیں پیشانی کے بال اور پاؤں سے پکڑ پکڑ کر گھسیٹا جائے گا''۔

ظاہر ہے کہ جب کچھ چہرے اداس اور کچھ سیاہ، کسی کے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی ہوں، کچھ خوف زدہ اور کچھ بگڑے ہوئے، جب کہ دوسری طرف کچھ چہرے روشن، بارونق اور خوش باش ہوں گے تو خود ہی واضح ہو جائے گا کہ مومنین کون ہیں اور مجرمین کون؟

ہمارے چہرے اور ہماری روش

آج ہمیں کوئی پروا نہیں ہے کہ کل ہمارا انجام کیا ہوگا! بدی سے رشتہ استوار کیے ہوئے ہیں اور حق سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ ہماری اسی روش کا نقشہ اس آیت مبارکہ میں کھینچا گیا ہے:

اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (الملک ۶۷:۲۲) بھلا سوچو جو شخص اوندھے منہ چل رہا ہو وہ زیادہ صحیح راہ پانے والا ہے یا وہ جو سر اُٹھائے ایک ہموار سڑک پر چل رہا ہو۔

اسی طرح ظالموں کی عادات کا ذکر کیا گیا ہے کہ: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ط (السجدہ ۳۲:۲۲) ''اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جسے اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے اور پھر وہ ان سے منہ پھیر لے''۔ اس روش کا انجام تو پھر ظاہر ہے کہ جہنم ہی ہوگا۔ چنانچہ فرمایا گیا: اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ○ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ○ (الغاشیہ ۸۸:۲۳-۲۴) ''البتہ جو شخص منہ موڑے گا اور انکار کرے گا تو اللہ اس کو بھاری سزا دے گا''۔

انسانی چہرہ- حساس مقام

انسان اپنے چہرے کے معاملے میں بہت حساس ہوتا ہے۔ معمولی سا داغ اور ذرا سا نشان بھی اسے ناگوار گزرتا ہے۔ تل، کیل اور مہاسے جیسی چھوٹی اور معمولی چیز بھی اسے ناگوار گزرتی ہے۔ اسی طرح منہ پر طمانچے رسید کرنے میں بھی وہ بڑی توہین خیال کرتا ہے۔ اسلام میں بھی چہرے پر مارنے کی ممانعت ہے، حتیٰ کہ جانوروں کے چہرے پر مارنے کی بھی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ لیکن مقامِ حیرت ہے کہ چہرے کے معاملے میں اتنا حساس ہونے کے باوجود اپنے چہرے کو آگ کی لپٹ، جہنم کی لُو، دوزخ کے دھوئیں اور عذاب کی تپش سے بچانے کے معاملے میں وہ اتنا لاپروا کیوں ہے؟ آخرت کا ایسا ہولناک منظر کہ جب خود ہمارا چہرہ بھی ہمارے کرتوتوں کی چغلی کھا رہا ہو، ایسے میں بھی ہم اتنے بے خوف اور لاپروا ہیں، آخر کیوں؟

رب کو منہ دکھانا ہے!

جی ہاں! وہ دن بھی آنے والا ہے کہ جب ہم اپنے رب کو منہ دکھائیں گے، لیکن کیا ہمارے اعمال بھی ایسے ہیں کہ ہم منہ دکھانے کے قابل ہوں؟ اس کا جواب ہمیں اپنی آنکھیں بند ہونے اور دل کی دھڑکنیں رُکنے سے پہلے ہی سوچ لینا چاہیے۔